مجموعہ اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد سوم

(از ۱۸۹۸ء تا ۱۹۰۸ء)

الناشر
الشركة الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

(۱۸۴)

یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بالقابہ روانہ کیا گیا ہے

(امید رکھتا ہوں کہ اس درخواست کو جو میرے اور میری جماعت
کے حالات پر مشتمل ہے غور اور توجہ سے پڑھا جائے)

بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ

چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذّب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے اس لئے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں۔ اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے اور بسا اوقات ایسے نئے فرقہ کے دشمن اور خود غرض جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفتریانہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے اس لئے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے۔ لہٰذا گورنمنٹ عالیہ

کی اطلاع کے لئے چند ضروری امور ذیل میں لکھتا ہوں

(۱) سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اوّل درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔ چنانچہ صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کی چٹھی نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء میں یہ مفصل بیان ہے کہ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان کیسے سرکار انگریزی کے سچے وفادار اور نیکنام رئیس تھے اور کس طرح اُن سے ۱۸۵۷ء میں رفاقت اور خیر خواہی اور مدد دہی سرکار دولت مدار انگلشیہ ظہور میں آئی اور کس طرح وہ ہمیشہ بدل خیر خواہ سرکار رہے۔ گورنمنٹ عالیہ اس چٹھی کو اپنے دفتر سے نکال کر ملاحظہ کر سکتی ہے اور رابرٹ کسٹ صاحب کمشنر لاہور نے بھی اپنے مراسلہ میں جو میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے نام ہے چٹھی مذکورہ بالا کا حوالہ دیا ہے جس کو میں ذیل میں لکھتا ہوں۔

"تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند۔ ازانجاکہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولت مدار انگلشیہ در باب نگاہداشت سواران و بہمرسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آجتک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے اور باعث خوشنودی سرکار ہوا لہٰذا بجلدوی اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے۔ مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء"

اور اسی بارے میں ایک مراسلہ سر رابرٹ ایجرٹن صاحب فنانشل کمشنر بہادر کا میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر کے نام ہے جو کچھ عرصہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

"مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہٗ۔ آپ کا خط ۲ ماہ حال

کا لکھا ہوا ملاحظہ حضور اینجانب میں گذرا۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہم کو بہت افسوس ہوا۔ مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریزی کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا ہم آپ کے خاندانی لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے جس طرح تمہارے باپ وفادار کی جاتی تھی۔ ہم کو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔ المرقوم ۲۹ جون ۱۸۷۶ء"

اسی طرح اور بہت چٹھیات انگریزی اعلیٰ افسروں کی ہیں جن کو کئی مرتبہ شائع کر چکا ہوں۔ چنانچہ ولسن صاحب کمشنر لاہور کی چٹھی مرقومہ ۱۱ جون ۱۸۴۹ء میں میرے والد صاحب کو یہ لکھا ہے۔

ہم خوب جانتے ہیں کہ بلاشک آپ اور آپ کا خاندان ابتداء دخل اور حکومت سرکار انگریزی سے جاں نثار اور وفاکیش اور ثابت قدم رہے ہیں اور آپ کے حقوق واقعی قابل قدر ہیں اور آپ بہر نہج تسلی رکھیں کہ سرکار انگریزی آپ کے حقوق اور آپ کی خاندانی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کرے گی اور مناسب موقعوں پر آپ کے حقوق اور خدمات پر غور اور توجہ کی جائے گی

اور سر لیپل گریفن صاحب نے اپنی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہمارے خاندان کا ذکر کر کے میرے بھائی مرزا غلام قادر کی خدمات کا خاص کر کے ذکر کیا ہے جو اُن سے تموکے پل پر باغیوں کی سرزنش کے لئے ظہور میں آئیں۔

ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے۔ اور اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اُن کرسی نشین رئیسوں میں سے تھے کہ جو ہمیشہ گورنری دربار میں عزت کے ساتھ بلائے جاتے تھے اور تمام زندگی اُن کی گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی میں بسر ہوئی۔

(۲) دوسرا امر قابلِ گذارش یہ ہے کہ مَیں ابتدائی عُمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عُمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبّت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور اُن کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دُور کروں جو اُن کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔ اور اس ارادہ اور قصد کی اوّل وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی کہ تا مَیں اُن وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے جن کی وجہ سے وہ نہایت بیوقوفی سے اپنی گورنمنٹ مُحسنہ کے ساتھ ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیر خواہی کی شرط ہے بلکہ بعض جاہل مُلاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پُورا جوش نہیں رکھتے تھے۔ سو مَیں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ اُن کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت اُن کی مُحسن ہے سچّی اطاعت اختیار کرنی چاہیئے اور وفاداری کے ساتھ اُس کی شکرگذاری کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور مَیں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچّی اطاعت کی طرف جُھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالکِ اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا مگر باایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکّام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ مَیں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش

لئے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا اور در حقیقت وجود سلطنت انگلشیہ
خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی
اس لئے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک
سخت عذاب میں تھا اور نہ صرف یہی تھا کہ انہوں نے ظلم سے ہماری ریاست کو تباہ کیا اور ہمارے
صدہا دیہات اپنے قبضہ میں کئے بلکہ ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی دینی آزادی کو بھی روک
دیا ایک مسلمان کو بانگ نماز پر بھی مارے جانے کا اندیشہ تھا چہ جائیکہ اور رسوم عبادت آزادی
سے بجا لا سکتے پس یہ اس گورنمنٹ محسنہ کا ہی احسان تھا کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تنور سے
خلاصی پائی اور خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیج دیا
پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاویں۔ اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل
اور جان اور رگ و ریشہ میں منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے
کے لئے طیار رہے۔ پھر نعوذ باللہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اپنے دلوں میں مفسدانہ ارادے رکھیں۔ ہمارے
پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے ہم اس آرام اور راحت کا ذکر کرسکیں جو اس گورنمنٹ سے
ہم کو حاصل ہوئی۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خدا اس گورنمنٹ محسنہ کو جزاء خیر دے اور اس سے نیکی کرے
جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش
سے اس بات میں مصروف رہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں
اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو دلوں میں جمادیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں اٹھارہ برس سے ایسی
کتابوں کی تالیف میں مشغول ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت
کی طرف مائل کر رہے ہیں گو اکثر جاہل مولوی ہماری اس طرز اور رفتار اور ان خیالات سے سخت
ناراض ہیں اور اندر ہی اندر جلتے اور دانت پیستے ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس
اخلاقی تعلیم سے بھی بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ
خدا کا شکر بھی نہیں کرتا یعنے اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے جیسا کہ خدا کا۔

یہ تو ہمارا عقیدہ ہے مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پُر زور تقریریں اطاعت گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اُس کا اثر محسوس نہیں ہوا۔ لہٰذا میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں۔

نمبر	نام کتاب یا اشتہار	تاریخ طبع	نمبر صفحات
۱	براہین احمدیہ حصہ سوم	۱۸۸۲ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
۲	براہین احمدیہ حصہ چہارم	۱۸۸۴ء	الف سے د تک ایضاً
۳	نوٹس درباره توسیع دفعہ ۲۹۸ درکتاب آریہ دھرم	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۵۷ سے ۶۴ تک آخر کتاب
۴	التماس درباره ایضاً ایضاً	ایضاً	تمام اشتہار ہر چہار صفحہ آخر کتاب
۵	درخواست درباره ایضاً ایضاً	ایضاً	۶۹ سے ۷۲ تک آخر کتاب
۶	خط درباره ایضاً	۳۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۱ سے ۸ تک تمام ضمیمہ شحنہ
۷	آئینہ کمالات اسلام	فروری ۱۸۹۳ء	۱۷ سے ۴۰ تک اور ۵۱۱ سے ۵۲۸ تک
۸	اعلان درکتاب نُور الحق	۱۳۱۱ھ	۲۳ سے ۵۴ تک
۹	گورنمنٹ کی توجہ کے لائق۔ درکتاب شہادۃ القرآن	ستمبر ۱۸۹۳ء	الف سے ح تک آخر کتاب
۱۰	نور الحق حصہ دوم	۱۳۱۱ھ	۴۹ سے ۵۰ تک
۱۱	سِرّ الخلافہ	۱۳۱۲ھ	۷۱ سے ۷۳ تک
۱۲	اتمام الحجہ	۱۳۱۱ھ	۲۵ سے ۲۷ تک
۱۳	حمامة البشریٰ	ایضاً	۳۹ سے ۴۲ تک
۱۴	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	تمام کتاب

۱۵	ست بچن	نومبر ۱۸۹۵ء	۱۵۳ سے ۱۵۷ تک اور ٹائٹل پیج
۱۶	انجام آتھم	جنوری ۱۸۹۷ء	۲۸۳ سے ۲۸۴ تک آخر کتاب
۱۷	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	صفحہ ۷۴
۱۸	تکمیل تبلیغ معہ شرائط بیعت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء	صفحہ ۴ حاشیہ اور صفحہ ۶ شرط چہارم
۱۹	اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کے لئے	۲۷ فروری ۱۸۹۵ء	تمام اشتہار یکطرفہ
۲۰	اشتہار دربارہ سفیر سلطان رُوم	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	۱ سے ۳ تک
۲۱	اشتہار جلسہ احباب بر جشن جوبلی بمقام قادیان	۲۳ جون ۱۸۹۷ء	۱ سے ۴ تک
۲۲	اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	۷ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۳	اشتہار متعلق بزرگ اخبار چودھویں والا	۲۵ جون ۱۸۹۷ء	صفحہ ۱۰
۲۴	اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ ترجمہ انگریزی	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	تمام اشتہار ۱ سے ۷ تک

ان کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہر ایک شخص اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ جو شخص برابر اٹھارہ برس سے ایسے جوش سے کہ جس سے زیادہ ممکن نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کی تائید میں ایسے پُر زور مضمون لکھ رہا ہے اور ان مضمونوں کو نہ صرف انگریزی عملداری میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شائع کر رہا ہے کیا اس کے حق میں گمان ہو سکتا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں؟ گورنمنٹ متوجہ ہو کر سوچے کہ یہ مسلسل کارروائی جو مسلمانوں کو اطاعت گورنمنٹ برطانیہ پر آمادہ کرنے کے لئے برابر اٹھارہ برس سے ہو رہی ہے اور غیر ملکوں کے لوگوں کو بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ ہم کیسے امن اور آزادی سے زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ کارروائی کیوں اور کس غرض سے ہے اور غیر ملک کے لوگوں تک ایسی کتابیں اور ایسے اشتہارات کے پہنچانے سے کیا مدعا تھا؟ گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو جو ایک گروہ کثیر پنجاب اور ہندوستان

میں موجود ہے ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذا دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکرگذاری کے لئے ہزارہا اشتہارات شائع کئے گئے اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔ یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ اگر گورنمنٹ توجہ فرماوے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس ہیں۔ میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفادار اور جان نثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔ ہاں اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ میں نے بہت سی مذہبی کتابیں تالیف کرکے عملی طور پر اس بات کو بھی دکھلایا ہے کہ ہم لوگ سکھوں کے عہد میں کیسے مذہبی امور میں مجبور کئے گئے اور فرائض دعوت دین اور تائید اسلام سے روکے گئے تھے اور پھر اس گورنمنٹ محسنہ کے وقت میں کس قدر مذہبی آزادی بھی ہمیں حاصل ہوئی کہ ہم پادریوں کے مقابل پر بھی جو گورنمنٹ کی قوم میں داخل ہیں پورے زور سے اپنی حقانیت کے دلائل پیش کرسکتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسی کتابوں کی تالیف سے جو پادریوں کے مذہب کے رد میں لکھی جاتی ہیں گورنمنٹ کے عادلانہ اصولوں کا اعلیٰ نمونہ لوگوں کو ملتا ہے اور غیر ملکوں کے لوگ خاص کر اسلامی بلاد کے نیک فطرت جب ایسی کتابوں کو دیکھتے ہیں جو ہمارے ملک سے اُن ملکوں میں جاتی ہیں تو اُن کو اس گورنمنٹ سے نہایت اُنس پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ گورنمنٹ درپردہ مسلمان ہے۔ اور اس طرح پر ہماری قلموں کے ذریعہ سے گورنمنٹ ہزاروں دلوں کو فتح کرتی جاتی ہے۔

دیسی پادریوں کے نہایت دل آزار حملے اور توہین آمیز کتابیں درحقیقت ایسی تھیں کہ اگر آزادی کے ساتھ اُن کی مدافعت نہ کی جاتی اور ان کے سخت کلمات کے عوض میں کسی قدر مہذبانہ سختی استعمال میں نہ آتی تو بعض جاہل جو جلد تر بدگمانی کی طرف جھک جاتے ہیں

شاید یہ خیال کرتے کہ گورنمنٹ کو پادریوں کی خاص رعایت ہے مگر اب ایسا خیال کوئی نہیں کرسکتا اور بالمقابل کتابوں کے شائع ہونے سے وہ اشتعال جو پادریوں کی سخت تحریروں سے پیدا ہونا ممکن تھا اندر ہی اندر دب گیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے ہر ایک مذہب کے پیرو کو اپنے مذہب کی تائید میں عام آزادی دی ہے جس سے ہر ایک فرقہ برابر فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ پادریوں کی کوئی خصوصیت نہیں۔ غرض ہماری بالمقابل تحریروں سے گورنمنٹ کے پاک ارادوں اور نیک نیتی کا لوگوں کو تجربہ ہو گیا اور اب ہزارہا آدمی انشراح صدر سے اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ درحقیقت یہ اعلیٰ خوبی اس گورنمنٹ کو حاصل ہے کہ اُس نے مذہبی تحریرات میں پادریوں کا ذرہ پاس نہیں کیا اور اپنی رعایا کو حق آزادی برابر طور پہنچایا ہے۔

مگر تاہم نہایت ادب سے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ اس قدر آزادی کا بعض دلوں پر اچھا اثر محسوس نہیں ہوتا اور سخت الفاظ کی وجہ سے قوموں میں تفرقہ اور نفاق اور بغض بڑھتا جاتا ہے اور اخلاقی حالات پر بھی اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً حال میں جو اسی ۱۸۹۸ء میں پادری صاحبوں کی طرف سے مشن پریس گوجرانوالہ میں اسلام کے ردّ میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام یہ رکھا ہے "اُمّہات المومنین یعنی دربار مصطفائی کے اسرار" * وہ ایک تازہ زخم مسلمانوں کے دلوں کو پہنچانے والی ہے اور یہ نام ہی کافی ثبوت اس تازہ زخم کا ہے اور اس میں اشتعال دہی کے طور پر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں اور نہایت دلآزار کلمے استعمال کئے ہیں۔ مثلاً اس کے صفحہ ۵۵ سطر ۲۱ میں یہ عبارت ہے "ہم تو یہی کہتے ہیں کہ محمد صاحب نے خدا پر بہتان باندھا زنا کیا اور اوس کو حکم خدا بتلایا" ایسے کلمات کس قدر مسلمانوں کے دلوں کو دُکھائیں گے کہ اُن کے بزرگ اور مقدس نبی کو صاف اور صریح لفظوں میں زانی ٹھہرایا اور پھر دل دُکھانے کے لئے

* اس کتاب کو پرسوتم داس عیسائی نے گوجرانوالہ شعلہ طور پریس سے شائع کیا ہے۔

ہزار کاپی اس کتاب کی مسلمانوں کی طرف مفت روانہ کی گئی ہے چنانچہ آج ہی کی تاریخ جو ۱۵ فروری ۱۸۹۵ء ہے ایک جلد مجھ کو بھی بھیج دی ہے* حالانکہ میں نے طلب نہیں کی اور اس کتاب میں یعنے صفحہ ۵ میں لکھ بھی دیا ہے کہ "اس کتاب کی ایک ہزار جلدیں مفت بصیغہ ڈاک ایک ہزار مسلمانوں کی نذر کرتے ہیں" اب ظاہر ہے کہ جب ایک ہزار مسلمان کو خواہ نخواہ یہ کتاب بھیج کر اُن کا دل دُکھایا گیا تو کس قدر نقض امن کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ اور یہ پہلی تحریر ہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی پادری صاحبوں نے بار بار بہت سی فتنہ انگیز تحریریں شائع کی ہیں اور بے خبر مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے وہ کتابیں اکثر مسلمانوں میں تقسیم کی ہیں جن کا ایک ذخیرہ میرے پاس بھی موجود ہے جن میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بدکار۔ زانی۔ شیطان۔ ڈاکو۔ لٹیرا۔ دغاباز۔ دجّال وغیرہ دلآزار ناموں سے یاد کیا ہے۔ اور گو ہماری گورنمنٹ محسنہ اس بات سے روکتی نہیں کہ مسلمان بالمقابل جواب دیں لیکن اسلام کا مذہب مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی مقبول القوم نبی کو بُرا کہیں بالخصوص حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت جو پاک اعتقاد عام مسلمان رکھتے ہیں اور جس قدر محبت اور تعظیم سے اُن کو دیکھتے ہیں وہ ہماری گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کے لئے بہتر طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرما دے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے اور صرف اُن کتابوں کی بنا پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلّم اور مقبول ہوں اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلّم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے۔ اور اگر گورنمنٹ عالیہ یہ نہیں کرسکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرما دے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔ مَیں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ قوموں میں صلحکاری

---

* ہمارے بہت سے معزز دوستوں کے بھی اس بارے میں خطوط پہنچے ہیں کہ اُن کو مفت بلاطلب کتاب بھیجی گئی ہے

پھیلانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں کہ کچھ عرصہ کے لئے مخالفانہ حملے روک دیئے جائیں۔ ہر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے کا ذکر زبان پر نہ لاوے اگر گورنمنٹ عالیہ میری اس درخواست کو منظور کرے تو مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ چند سال میں تمام قوموں کے کینے دُور ہو جائیں گے اور بجائے بُغض محبّت پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ کسی دوسرے قانون سے اگرچہ مجرموں سے تمام جیلخانے بھر جائیں مگر اس قانون کا اُن کی اخلاقی حالت پر نہایت ہی کم اثر پڑے گا۔

(۳) تیسرا امر جو قابل گذارش ہے یہ ہے کہ مَیں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا مَیں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لئے مَیں نے مرتب کی ہیں جن کو مَیں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مُرید کو دیا ہے کہ اُن کو اپنا دستور العمل رکھے۔ وہ ہدایتیں میرے اُس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مُریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ✣ ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی۔ ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مُریدوں میں شائع ہوتی ہیں گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش اصولوں کی

✣ ان شرائط میں سے چند شرطوں کی یہاں نقل کی جاتی ہے۔ شرط دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ شرط چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ شرط نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار اُن کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ
کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں اور تمام بنی نوع کے ساتھ بلا امتیاز مذہب و ملت کے انصاف اور
رحم اور ہمدردی سے پیش آویں۔ یہ سچ ہے کہ مَیں کسی ایسے مہدی ہاشمی قرشی خونی کا قائل نہیں ہوں
جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا
مَیں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں۔ ہاں مَیں اپنے نفس
کے لئے اس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح غربت کے ساتھ زندگی
بسر کرے گا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا اور نرمی اور صلحکاری اور امن کے ساتھ قوموں
کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھائے گا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے۔ میرے اصولوں اور
اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگجوئی اور فساد کا نہیں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے
جیسے میرے مُرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے
مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔ مَیں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے
بڑے اصول پانچ ہیں اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک اور ہر ایک منقصت موت اور
بیماری اور لاچاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا۔ دُوسرے یہ
کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ
بتلانے والا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے
یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ
اور جہاد اور جنگجوئی کو اس زمانہ کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا اور ایسے خیالات کے
پابند کو صریح غلطی پر قرار دینا۔ چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ
ہیں یعنے گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اس کی

---

* اس جہاد کے برخلاف نہایت سرگرمی سے میرے پیرو فاضل مولویوں نے ہزاروں آدمیوں میں تعلیم
کی ہے اور کر رہے ہیں جس کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔ منہ

اطاعت میں مشغول رہنا۔ پانچویں یہ کہ بنی نوع سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دُنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلحکاری کا مؤید ہونا اور نیک اخلاق کو دُنیا میں پھیلانا۔ یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور میری جماعت جیسا کہ مَیں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر اُن میں سے اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروّجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیرخواہ پائے گی۔

(۴) چوتھی گذارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر اُن میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز اور یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدّام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلاء اور یا نوتعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں یا اُن کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں اور یا سجادہ نشینان غریب طبع۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیکنامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔ اور مَیں مناسب دیکھتا ہوں کہ اُن میں سے اپنے چند مُریدوں کے نام بطور نمونہ آپ کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھ دوں۔

(۵) میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مُریدین روانہ کرتا ہوں مدعا یہ ہے کہ اگرچہ مَیں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو مَیں نے اور میرے بزرگوں نے محض

صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں عنایت خاص کا مستحق ہوں۔ لیکن یہ سب امور گورنمنٹ عالیہ کی توجہات پر چھوڑ کر بالفعل ضروری استغاثہ یہ ہے کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بداندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اُن کی ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سر لیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میری اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیرخواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدّر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا مُنہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب

فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بوجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔

۱ خانصاحب نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔

۲ مولوی سید محمد عسکری خانصاحب رئیس کڑا ضلع الہ آباد پنشنر ڈپٹی کلکٹر و نائب مدار المہام ریاست بھوپال جن کی نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا اور چٹھیات خوشنودی ملیں۔

۳ مرزا خدا بخش صاحب اتالیق سابق مترجم چیف کورٹ پنجاب حال تحصیلدار علاقہ نواب محمد علیخانصاحب ریاست مالیر کوٹلہ

۴ منشی نبی بخش صاحب سب ہیڈ دفتر ایگزیمینر ریلوے لاہور

۵ بابو عبد الرحمٰن صاحب کلرک دفتر لوکو محکمہ ریلوے لاہور

۶ مولوی سید تفضل حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر علیگڈھ ضلع فرخ آباد

۷ میاں چراغدین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب رئیس لاہور

۸ قاضی غلام مرتضیٰ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ مظفر گڈھ

۹ منشی عبد العزیز صاحب ملازم محکمہ بندوبست ضلع گورداسپور

۱۰ ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر الہ آباد

۱۱ منشی حمید الدین صاحب ملازم محکمہ پولیس ضلع لدھیانہ

۱۲ منشی تاجدین صاحب اکونٹنٹ محکمہ ریلوے لاہور

۱۳ بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنگ انجنیئر محکمہ انہار انبالہ

۱۴ ڈاکٹر بوڑے خانصاحب ایل ایم ایس انچارج شفاخانہ قصور

۱۵ محمد افضل خانصاحب
۱۶ گلمے خانصاحب
۱۷ امام بخش خانصاحب

(سوانح رسالہ نمبر ۱۲ ترتیب ۸ جو آپ سرحدی خدمات پر مامور ہیں۔)

۱۸ خواجہ جمال الدین صاحب بی اے پرنسپل سری رنبیر کالج جموں

۱۹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس متعینہ خدمات خاص بندر عباس ملک ایران

۲۰ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی اسسٹنٹ سول سرجن ریاست پٹیالہ

۲۱ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ایل ایم ایس سول سرجن چکرانہ متعینہ خدمات خاص

۲۲ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب متعینہ خدمات خاص مشرقی افریقہ

۲۳ منشی محمد علی صاحب صوفی ملازم دفتر ریلوے لاہور

۲۴ ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے سیالکوٹ

۲۵ منشی قائم الدین صاحب بی اے سیالکوٹ

۲۶ منشی محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے

۲۷ قاضی یوسف علی صاحب ملازم پولیس ریاست جیند

۲۸ میاں محمد خانصاحب ملازم ریاست کپورتھلہ

۲۹ منشی فیاض علی صاحب محرر ریاست ؎

۳۰ منشی گوہر علی صاحب سب پوسٹماسٹر جالندھر

۳۱ ڈاکٹر عبد الشکور صاحب سرسہ

۳۲ مولوی محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

۳۳ سید خصیلت علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع گوجرانوالہ

۳۴ میاں محمد نواب خانصاحب تحصیلدار جہلم

۳۵ میاں عبد اللہ صاحب پٹواری ریاست پٹیالہ

۳۶ سید امیر علی شاہ صاحب ملازم پولیس سیالکوٹ

۳۷ سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر کشمیر

۳۸ پیرزادہ قمر الدین صاحب تحصیلدار راولپنڈی

۳۹ سید عبد الہادی صاحب اوورسیر ملٹری ورکس سولن

۴۰ ماسٹر قادر بخش صاحب مدرس لدھیانہ

۴۱ منشی عزیز اللہ صاحب پوسٹماسٹر نادون ضلع کانگڑہ

۴۲ سید رمضان علی صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس الہ آباد

۴۳ منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ضلع جہلم

۴۴ منشی محمد نصیر الدین صاحب پیشکار ریونیو بورڈ ریاست حیدر آباد دکن

۴۵ چودھری نبی بخش صاحب سارجنٹ پولیس سیالکوٹ

۴۶ حافظ محمد اسحٰق صاحب اوورسیر یوگنڈا ریلوے

۴۷ منشی احمد الدین صاحب نقشہ نویس ملٹری آفس پشاور

۴۸ محمد الدین صاحب ملازم پولیس سیالکوٹ

۴۹ بابو غلام محمد صاحب سٹیشنری کلارک ریلوے آفس لاہور

۵۰ منشی عطا محمد صاحب اوورسیر فیلڈ فورسٹ فرنٹیر

۵۱ بابو غلام محی الدین صاحب گڈز کلرک پھلور

۵۲ بابو نور احمد صاحب سٹیشن ماسٹر ٹانی پور

۵۳ منشی نور الدین صاحب ڈرافٹس مین گوجرانوالہ

۵۴ بابو چراغ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لیّہ

۵۵ مرزا غلام رسول صاحب ٹیلیگراف آفس کراچی

۵۶ مرزا امین بیگ صاحب سوار ریاست جے پور

۵۷ منشی عبد الرحمٰن صاحب ملازم ریاست کپورتھلہ

۵۸ مرزا کبیر بیگ صاحب سارجنٹ درجہ اول حصار

۵۹ سید جیون علی صاحب اکونٹنٹ محکمہ پولیس الہ آباد

۶۰ سید فرزند علی صاحب ملازم پولیس الہ آباد

۶۱ سید دلدار علی صاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس الہ آباد

۶۲ میاں عبد القادر خانصاحب مدرس ضلع لدھیانہ

۶۳ مرزا نیاز بیگ صاحب پنشنر رسالدار کلانور

۶۴ مولوی سلطان محمود صاحب اکونٹنٹ میلاپور مدراس

۶۵ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ملازم دفتر ضلع جھنگ

۶۶ منشی مولا بخش صاحب کلارک ریلوے لاہور

۶۷ بابو محمد فضل صاحب کلرک مساسہ لوگنڈا ریلوے

۶۸ منشی روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر ڈنڈوت جہلم

۶۹ میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولیس جہلم

۷۰ حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولیس جہلم

۷۱ حافظ فضل احمد صاحب اگزیمنر آفس لاہور

۷۲ منشی اروڑا صاحب نقشہ نویس مجسٹریٹی ریاست کپورتھلہ

۷۳ مولوی وزیر الدین صاحب مدرس کانگڑہ

۷۴ منشی نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر دینانگر

۷۵ منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دینا ضلع جہلم

۷۶ مولوی احمد جان صاحب مدرس گوجرانوالہ

۷۷ منشی فتح محمد صاحب بزدار اسسٹنٹ پوسٹماسٹر ڈیرہ اسمٰعیل خان

۷۸ میرزو الفقار علی صاحب ضلعدار نہر سنگرور

۷۹ منشی وزیر خاں صاحب سب اوورسیر بلب گڑھ

۸۰ منشی گلاب خانصاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس

۸۱ صادق حسین صاحب وکیل مرحوم اٹاوہ

۸۲ مولوی عزیز بخش صاحب بی اے ریکارڈ کیپر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۸۳ ڈاکٹر فیض قادر صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ریاست کپورتھلہ

۸۴ مولوی عبداللہ صاحب پروفیسر سنسکرت کالج ریاست پٹیالہ

۸۵ مولوی مرزا صادق علی بیگ صاحب معتمد مدارالمہام ریاست حیدر آباد دکن واستاد مدار المہام صاحب بہادر ریاست مذکور

۸۶ مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل ومنشی فاضل ملازم ہائی سکول جموں

۸۷ منشی غلام محمد صاحب دفتر پولیٹیکل ایجنٹ گلگت

۸۸ ڈاکٹر رحمت علی صاحب ممباسہ یوگنڈا ریلوے

۸۹ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس محکمہ ریلوے دہلی

۹۰ شیخ فتح محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر کشتواڑ

۹۱ مولوی صفدر علی صاحب مہتمم محکمہ تعمیرات ریاست حیدر آباد دکن

۹۲ حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریاست جموں

۹۳ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی اے مترجم ڈویژنل کورٹ ملتان

۹۴ مولوی ابو عبد العزیز محمد صاحب دفتر پنجاب یونیورسٹی

۹۵ ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب سول سرجن ریاست حیدر آباد دکن

۹۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہوس سرجن ہسپتال

۹۷ منشی غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر نارووال ضلع سیالکوٹ

۹۸ منشی جلال الدین صاحب پنشنر میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲

۹۹ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست

۱۰۰ شیخ عبدالرحیم صاحب سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر ۱۲

۱۰۱ سید میر ناصر نواب صاحب پنشنر نقشہ نویس

۱۰۲ سید حامد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی

کمشنر سیالکوٹ

۱۰۳ چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر دہلی

۱۰۴ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب نائب سپرنٹنڈنٹ
لیونٹک اسائیلم لاہور

۱۰۵ ڈاکٹر محبوب علی صاحب اسپشل اسسٹنٹ

۱۰۶ منشی اللہ داد صاحب کلرک دفتر رجسٹرار چھاونی شاہ پور

۱۰۷ بابو محمد عظیم صاحب کلرک دفتر ریلوے لاہور

۱۰۸ منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیئر بمبئی

۱۰۹ بابو علی احمد صاحب ریلوے آفس لاہور

۱۱۰ منشی محمد الدین صاحب پٹواری بلانی تحصیل کھاریاں

۱۱۱ میاں مولا داد صاحب سرویر ریلوے

۱۱۲ مولوی سید محمد احسن صاحب سابق منشی واکیرنگل ہاڈی
گارڈ و مہتمم مصارف ریاست بھوپال رئیس امروہہ

۱۱۳ منشی عطا محمد صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی سیالکوٹ

۱۱۴ میاں جان محمد صاحب مرحوم قادیان

۱۱۵ منشی محمد سعید صاحب ٹیلیگراف ماسٹر از خاندان
حکماء شاہی

۱۱۶ حکیم محمد حسین صاحب کوچہ کندیگراں لاہور

۱۱۷ حکیم محمد حسین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور

۱۱۸ میر مردان علی صاحب مہتمم دفتر اکونٹنٹ جنرل
ریاست حیدرآباد

۱۱۹ منشی عبد العزیز صاحب محافظ دفتر نہر جمن غربی دہلی

۱۲۰ بابو جتناب الدین صاحب ریلیونگ سٹیشن ماسٹر نارتھ
ویسٹرن ریلوے

۱۲۱ مولوی فتح محمد صاحب اول مدرس مدرسہ خانقاہ ڈوگراں

۱۲۲ منشی محمد یوسف صاحب نائب تحصیلدار کوہاٹ

۱۲۳ منشی رجب علی صاحب پنشنر ساکن جھونسی کہنہ الہ آباد

۱۲۴ منشی قادر علی صاحب کلرک مدراس

۱۲۵ منشی سراج الدین صاحب ترمل کھیڑی کلرک مدراس

۱۲۶ مولوی عبد القادر صاحب مدرس جمال پور لدھیانہ

۱۲۷ شیخ کرم الٰہی صاحب کلرک ریلوے پٹیالہ

۱۲۸ منشی امانت خاں صاحب نادون کانگڑہ

۱۲۹ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مانانوالہ

۱۳۰ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر

۱۳۱ منشی صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ

۱۳۲ مولوی ابو الحمید صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

۱۳۳ مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

۱۳۴ محمد یعقوب صاحب معلم یونین ڈیرہ دون

۱۳۵ مرزا فضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور ضلع لاہور

۱۳۶ منشی محمد الدین صاحب اپیل نویس سیالکوٹ

۱۳۷ منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس کپورتھلہ

۱۳۸ سید مولوی ظہور علی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

۱۳۹ چودھری شہاب الدین صاحب بی اے
ایل ایل بی کلاس لاہور

۱۴۰ مولوی محمد عقیل صاحب کمل محلہ ضلع فرخ آباد

۱۴۱ سردار محمد جلال الدین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ
گوجرانوالہ

۱۴۲ مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

۱۴۳ راجہ پائندہ خانصاحب رئیس دارا پور ضلع جہلم

۱۴۴ میاں سراج دین صاحب رئیس کوٹ سراج دین گوجرانوالہ

۱۴۵ سردار محمد باقر خانصاحب قزلباش خلف الصدق سردار
محمد اکبر خانصاحب مرحوم سابق تحصیلدار کانگڑہ

۱۴۶ راجہ عبداللہ خان صاحب رئیس ہریانہ برادر
محمد نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم

۱۴۷ میاں معراج الدین صاحب رئیس لاہور از خاندان
میاں محمد سلطان صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور

۱۴۸ مفتی محمد صادق صاحب رئیس بھیرہ

۱۴۹ مرزا محمد یوسف بیگ صاحب رئیس سامانہ پٹیالہ

۱۵۰ مولوی حکیم نورالدین صاحب رئیس بھیرہ سابق طبیب
شاہی ریاست جموں وکشمیر

۱۵۱ نواب سراج الدین صاحب از خاندان ریاست لوہارو

۱۵۲ سردار عبدالعزیز خان صاحب قزلباش خلف
الرشید جرنیل عبدالرحمن خان صاحب قزلباش ملازم
سردار ایوب خان صاحب

۱۵۳ راجہ عطاء اللہ خانصاحب رئیس باڑی پور کشمیر

۱۵۴ مفتی فضل الرحمن صاحب رئیس بھیرہ

۱۵۵ صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی
رئیس سرساوہ

۱۵۶ حافظ فتح الدین صاحب نمبردار مراد میاں صاحب کپورتھلہ

۱۵۷ میاں شرف الدین صاحب نمبردار کوٹلہ فقیر ضلع جہلم

۱۵۸ میاں محمد خان صاحب نمبردار جیترووال ضلع امرتسر

۱۵۹ مخدوم محمد صدیق صاحب رئیس ضلع شاہ پور

۱۶۰ سید محمد انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی

۱۶۱ حاجی حافظ مولوی فضل الدین صاحب رئیس
بھیرہ و تاجر

۱۶۲ حکیم سید حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ

۱۶۳ منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پور کپورتھلہ

۱۶۴ مرزا رسول بیگ صاحب رئیس کلانور

۱۶۵ حکیم فضل الہی صاحب رئیس کوٹ بھوانیداس

۱۶۶ چودھری نبی بخش صاحب رئیس بٹالہ

۱۶۷ شاہزادہ عبدالمجید خان صاحب لدھیانہ

۱۶۸ مولوی برہان الدین صاحب گکھڑ جہلم

۱۶۹ میاں غلام دستگیر صاحب سوتری میلاپور مدراس

۱۷۰ مولوی عبدالکریم صاحب خلف الرشید میاں

محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ

۱۷۱ منشی قمر الدین صاحب مدرس آریہ سکول لدھیانہ

۱۷۲ منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ

۱۷۳ پیرجی خدا بخش صاحب مرحوم تاجر ڈیرہ دون

۱۷۴ شیخ چراغ علی صاحب نمبردار تھہ غلام نبی گورداسپور

۱۷۵ مرزا ایوب بیگ صاحب خلف الرشید مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور

۱۷۶ شیر محمد خان صاحب رئیس بجکر محمڈن کالج علیگڑھ

۱۷۷ حافظ عبد العلی صاحب محمڈن کالج علیگڈھ

۱۷۸ مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس پٹیالہ

۱۷۹ منشی عبد الرحمٰن صاحب سنوری پٹواری پٹیالہ

۱۸۰ شیخ رحمت اللہ صاحب جنرل مرچنٹ مالک بمبئی ہوس لاہور

۱۸۱ حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا ساجن کمپنی مدراس

۱۸۲ خلیفہ رجب الدین صاحب تاجر لاہور

۱۸۳ چودھری محمد سلطان صاحب تاجر میونسپل کمشنر سیالکوٹ

۱۸۴ سیٹھ صالح محمد صاحب تاجر مدراس

۱۸۵ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار چوب بٹالہ

۱۸۶ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امبریلا مرچنٹ بمبئی

۱۸۷ میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ و رفوگر امرتسر

۱۸۸ سیٹھ اسحاق حاجی محمد صاحب تاجر مدراس

۱۸۹ قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار شکرم لدھیانہ

۱۹۰ منشی محمد جان صاحب تاجر وزیر آباد

۱۹۱ سیٹھ دالجی لال جی صاحب جنرل مرچنٹ مدراس

۱۹۲ سیٹھ موسیٰ صاحب جنرل مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ

۱۹۳ جمال الدین صاحب و امام الدین و خیر الدین تاجران سیکھواں

۱۹۴ شیخ کرم الٰہی صاحب ایجنٹ شیخ محمد رفیع برادر جنرل مرچنٹ لاہور

۱۹۵ حاجی مہدی بغدادی صاحب انڈیگو مرچنٹ مدراس

۱۹۶ خواجہ عزیز الدین صاحب تاجر لاہور

۱۹۷ سیٹھ احمد عبد الرحمٰن صاحب فرم آف ساجن کمپنی مدراس

۱۹۸ خواجہ غلام محی الدین صاحب سوداگر پشمینہ کلکتہ کولوٹولہ

۱۹۹ شیخ نور احمد صاحب سوداگر چرم مدراس

۲۰۰ شیخ مولا بخش صاحب سوداگر چرم ڈنگہ

۲۰۱ خلیفہ نور الدین صاحب تاجر جموں

۲۰۲ میاں جیون بٹ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر

۲۰۳ میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر

۲۰۴ سید فضل شاہ صاحب ٹھیکہ دار دومیل سڑک کشمیر

۲۰۵ میاں محمد عمر صاحب تاجر و رئیس شوپیاں کشمیر

۲۰۶ ڈاکٹر مراد بخش صاحب پروپرائیٹر نیو میڈیکل ہال کمرشیل بلڈنگ لاہور

۲۰۷ میاں سلطان بخش صاحب تاجر و پنجاب یونیورسٹی کمرشیل بلڈنگ لاہور

۲۰۸ میاں امام الدین صاحب پروپرائیٹر و تاجر

۲۰۹ سیٹھ علی محمد صاحب حاجی اللہ رکھا جنرل مرچنٹ بنگلور

۲۱۰ میاں محمد الدین صاحب تاجر و پروپرائیٹر شو میکنگ جموں

۲۱۱ احمد دین و محمد بخش تاجران ملتان

۲۱۲ میاں قطب الدین صاحب مس گر امرتسر

۲۱۳ تاج محمد خان صاحب کلرک میونسپل کمیٹی لدھیانہ

۲۱۴ میاں چراغ الدین صاحب ٹھیکیدار گجرات

۲۱۵ منشی عطا محمد صاحب تمبو و اسٹامپ فروش چنیوٹ

۲۱۶ میاں عبدالخالق صاحب دوکاندار امرتسر

۲۱۷ میاں محمد امین صاحب تاجر کتب جہلم

۲۱۸ شیخ غلام نبی صاحب تاجر راولپنڈی

۲۱۹ منشی محمد ابراہیم صاحب تاجر گیروں لدھیانہ

۲۲۰ سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس

۲۲۱ ڈاکٹر نور محمد صاحب پروپرائیٹر شفاخانہ و ایڈیٹر رسالہ ہمدرد صحت لاہور

۲۲۲ مولوی حکیم نور محمد صاحب مالک شفاخانہ نوری

ضمیمہ موکل ضلع لاہور

۲۲۳ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان

۲۲۴ مولوی عبدالحق صاحب ایڈیٹر نسیم صبا بنگلور

۲۲۵ شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر

۲۲۶ مولوی قطب الدین صاحب واعظ اسلام بدوملی

۲۲۷ مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب چھاؤنی سیالکوٹ

۲۲۸ حکیم مولوی سید حبیب شاہ صاحب خوشاب

۲۲۹ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانہ خلف الرشید اخویم حضرت منشی حاجی احمد جان صاحب مرحوم

۲۳۰ صاحبزادہ منظور محمد صاحب سابق اہلمد پولیس دفتر کونسل جموں

۲۳۱ قاضی زین العابدین صاحب خانپور ریاست پٹیالہ

۲۳۲ شاہ رکن الدین احمد صاحب سجادہ نشین کڑہ ضلع الہ آباد

۲۳۳ مولوی عبدالرحیم صاحب بنگلور

۲۳۴ مولوی عبدالحکیم صاحب دھاوار علاقہ بمبئی

۲۳۵ مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور آسام

۲۳۶ رحمن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ

۲۳۷ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم لدھیانہ

۲۳۸ مولوی محمد حسین صاحب ریاست کپورتھلہ

۲۳۹ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی جہلم

۲۴۰ قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ گوجرانوالہ

۲۴۰ حافظ عبدالرحمن صاحب وکیل مدرسہ انوار الرحمن
ملتان ساکن بٹالہ

۲۴۱ مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم لاہور

۲۴۲ مستری حاجی عصمت اللہ صاحب لودیانہ

۲۴۳ حاجی محمد امیر خان صاحب مہتمم گاڑی شکرم سہارنپور

۲۴۴ مولوی محمد افضل صاحب ساکن کملہ ضلع گجرات

۲۴۵ مولوی محمد اکرم صاحب فرزند رشید ایضاً

۲۴۶ مولوی خان ملک صاحب موضع کھیوال ضلع جہلم

۲۴۷ مولوی عبدالرحمن صاحب خلف الرشید ایضاً

۲۴۸ سید احمد علی شاہ صاحب سفید پوش ضلع سیالکوٹ

۲۴۹ سید احمد حسین صاحب طبیب گوالیار

۲۵۰ حکیم محمد حسین صاحب طبیب ریاست گوالیار

۲۵۱ بابو نور الدین صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس گوجرانوالہ

۲۵۲ شیخ ہدایت اللہ صاحب تاجر پشاور

۲۵۳ میاں فضل الٰہی صاحب نمبردار فیض اللہ چک گورداسپور

۲۵۴ احمد علی صاحب نمبردار وزیر چک

۲۵۵ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب پروپرائیٹر شعلہ نور پریس بٹالہ

۲۵۶ شیخ حامد علی صاحب زمیندار تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور

۲۵۷ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی ضلع راولپنڈی

۲۵۸ ڈاکٹر فیض احمد صاحب ویکسی نیٹر ضلع جہلم

۲۵۹ حافظ علاؤالدین صاحب کالیہ ور راولپنڈی

۲۶۰ میاں غلام حسین صاحب رہتاسی قادیان

۲۶۱ مولوی عبدالقادر صاحب لودھیانہ

۲۶۲ حکیم محمد حسین صاحب مدرس اسلامیہ سکول راولپنڈی

۲۶۳ خوشحال خان صاحب رئیس باریکاب ضلع راولپنڈی

۲۶۴ منشی غلام حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ "

۲۶۵ قاضی غلام حسین صاحب کلرک دفتر اگزیمینر ریلوے لاہور

۲۶۶ حافظ حکیم قادر بخش صاحب احمد آباد ضلع جہلم

۲۶۷ میاں قطب الدین صاحب ساکن کوٹلہ فقیر جہلم

۲۶۸ قاضی عبدالوہاب خان صاحب نائب قاضی ضلع
بلاسپور ممالک متوسط

۲۶۹ حافظ حاجی احمد اللہ خان صاحب مدرس مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان

۲۷۰ غلام محی الدین صاحب عرضی نویس جہلم

۲۷۱ عبدالرحمن پٹواری مستام ریاست پٹیالہ

۲۷۲ منشی ہاشم علی صاحب برنالہ ریاست پٹیالہ

۲۷۳ عبدالحق صاحب ٹیچر بٹالہ

۲۷۴ منشی کرم الٰہی صاحب مدرس نصرت اسلام لاہور

۲۷۵ خلیفہ نعمت علی صاحب اپیل نویس بٹالہ

۲۷۶ میاں کرم الٰہی صاحب کنسٹیبل پولیس لودیانہ

۲۷۷ منشی امام الدین صاحب پٹواری لوچپ

۲۷۸ منشی رحیم الدین صاحب حبیب والہ ضلع بجنور

۲۷۹ امام الدین صاحب کمپونڈر شفاخانہ لالہ موسیٰ

۲۸۰ شیخ عبداللہ دیوانچند ناظم شفاخانہ حمایت اسلام لاہور

۲۸۱ حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک گورداسپور

۲۸۲ حافظ غلام محی الدین صاحب بھیروی قادیان

۲۸۳ مسیح اللہ خانصاحب ملازم اگزیکٹو انجینئر صاحب ملتان

۲۸۴ مولوی سردار محمد صاحب برادر زادہ مولوی صاحب حکیم نورالدین صاحب بھیرہ

۲۸۵ منشی اللہ دتہ صاحب یورپین ٹیچر سیالکوٹ

۲۸۶ راجہ غلام حیدر خانصاحب رئیس پاڑی پورہ کشمیر

۲۸۷ مولوی نظام الدین صاحب رنگ پور ضلع مظفرگڑھ

۲۸۸ مولوی جمال الدین صاحب سید والہ منٹگمری

۲۸۹ میاں عبداللہ صاحب زمیندار ٹھٹھہ شیرکا "

۲۹۰ میاں سراج الدین صاحب عطار سرہند

۲۹۱ محمد حیات صاحب سارجنٹ پولس سیالکوٹ

۲۹۲ منشی نیاز علی صاحب " "

۲۹۳ محمد دین صاحب کنسٹبل " "

۲۹۴ حکیم احمد الدین صاحب نقل نویس "

۲۹۵ ڈاکٹر کریم بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ

۲۹۶ حافظ محمد قاری صاحب جہلم

۲۹۷ میاں نجم الدین صاحب تاجر کتب بھیرہ

۲۹۸ مستری جماں مالک کارخانہ روئی "

۲۹۹ مولوی فضل محمد صاحب موضع ہرسیاں گورداسپور

۳۰۰ محمد علی شاہ مدرس غوطہ سیالکوٹ

۳۰۱ عبدالمجید صاحب محرر لوکل فنڈ پٹھانکوٹ

۳۰۲ محمد خانصاحب محرر جیل راولپنڈی

۳۰۳ محمد اکبر خاں صاحب سنور پٹیالہ

۳۰۴ مولوی محمد یوسف صاحب مدرس سنور پٹیالہ

۳۰۵ محمد حسن خاں صاحب رئیس سنور پٹیالہ

۳۰۶ میاں کریم بخش صاحب مرحوم جمال پوری سابق مرید گلاب شاہ مجذوب پیشگوئی والا در کتاب نشان آسمانی

۳۰۷ ملا نظام الدین صاحب کتب فروش لدھیانہ

۳۰۸ میاں اللہ دیا صاحب واعظ لدھیانہ

۳۰۹ میاں شہاب الدین صاحب پنشنر باجہ والہ لودیانہ

۳۱۰ احمد جان صاحب خیاط پشاور

۳۱۱ میاں محمد اسمٰعیل صاحب سرساوہ

۳۱۲ غلام محی الدین خاں صاحب خلف الرشید ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب قصور

۳۱۳ میاں غلام قادر صاحب پٹواری مرحوم سنور

۳۱۴ مولوی غلام حسین صاحب لاہور

۳۱۵ مولوی حسن علی صاحب مرحوم مسلم مشنری صاحب رسالہ نور الاسلام سابق ہیڈ ماسٹر پٹنہ سکول بھاگلپوری

۳۱۶ سید مظاہر الحق صاحب رئیس اٹاوہ

راقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

۲۴ فروری ۱۸۹۸ء ضیاء الاسلام پریس قادیان

(یہ اشتہار ۳۰×۲۰/۲۶ کے ۱۶ صفحوں پر درج ہے)

(۱۸۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں کرسی ملی؟

(راستی موجب رضائے خداست)

نہایت افسوس ہے کہ اس زمانہ کے بعض نام کے مولوی محض اپنی عزت بنانے کے لئے یا کسی اور غرض نفسانی کی وجہ سے عمداً جھوٹ بولتے ہیں اور اس بد نمونہ سے عوام کو طرح طرح کے معاصی کی جرأت دیتے ہیں کیونکہ جھوٹ اُمّ الخبائث ہے اور جبکہ ایک شخص مولوی کہلا کر کھلی کھلی بے شرمی سے جھوٹ بولنا اختیار کرے تو بتلاؤ کہ عوام پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ بیچارہ میاں شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ کو بمقام بٹالہ کرسی مانگنے سے کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تین مرتبہ تین جھڑکیاں دیں اور کرسی دینے سے انکار کیا اور کہا کہ "بک بک مت کر" "اور پیچھے ہٹ" اور "سیدھا کھڑا ہو جا" اور یہ بھی فرمایا کہ "ہمارے پاس تمہارے کرسی ملنے کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں" لیکن نہایت افسوس ہے کہ شیخ مذکور نے جا بجا کرسی کے بارے میں جھوٹ بولا۔ کہیں تو یہ مشہور کیا کہ مجھے کرسی ملی تھی اور کسی جگہ یہ کہا